

# صدر جم۔ وری۔ ند کا انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس، بنگلورو کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب

Posted On: 05 JUL 2017 9:01PM by PIB Delhi

نئی دہلی 06 جولائی : صدر جمہوریہ جناب پرنب مکھرجی نے کل یعنی 5 جولائی 2017 کو انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس (آئی آئی ایس) بنگلورو کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کیا۔

اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف بنگلورو کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرنا ان کے لیے ایک اعزاز کی بات ہے کیونکہ یہ ادارہ ملک میں جدید ترین سائنسی تحقیق اور تعلیم کا ایک مقتدر ادارہ ہے۔ انہوں نے تمام گریجویٹ ہوئے طلبا کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کی نظر میں یوم جلسہ تقسیم اسناد، کسی طالب علم کی زندگی میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کے اساتذہ اور ان کے والدین کے لیے بھی اہم دن ہوتا ہے۔ یہ ان کی محنت شاقہ اور لگن اور جستجو سے کی جانے والی کوششوں کی تکمیل کا دن ہوتا ہے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس 1909 میں قائم ہوا تھا اور یہ جمشید جی نصروانی جی ٹاٹا اور مہاراجہ میسور، اور حکومت ہند کے مابین ایک پبلک-پرائیوٹ شراکت داری کا نمونہ تھا۔ اپنے قیام کے 108 بارآور برسوں میں اس ادارے نے، سائنس اور انجینئرنگ کی جستجو کے شعبے میں متوازن طریقہ کار پر زور دیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اپنے تحقیقی انکشافات کو صنعتی اور سماجی استفادے کے لیے عمل میں لانے کے لیے بھی نمایاں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں اس بات کا ذکر برمحل ہوگا کہ پرفیسر جے سی گھوش، جو چوتھی دہائی میں آئی آئی ایس کے ڈائریکٹر تھے، انہوں نے آئی آئی ایس میں متعدد انجینئرنگ شعبے قائم کیے تھے۔ وہی پروفیسر گھوش کمزگپور کے اولین آئی آئی ٹی کے بانی ڈائریکٹر بنے۔

صدر جمہوریہ ہند نے کہا کہ آئی آئی ایس کے متعدد فارغ التحصیل طلبا اور اساتذہ نے ملک کے سرکردہ تکنالوجی اداروں اور حکومت کے مختلف مشاورتی بورڈوں میں ازحد اہم رول ادا کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ صدر جمہوریہ ہند نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ آئی آئی ایس نے بھارت کے اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کے ایک مقتدر ادارے کی حیثیت سے اپنا وقار مستقل برقرار رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ادارے کا تعلیمی درجہ بھارت کی بہترین یونیورسٹیوں کے درجے کے برابر ہے اور اس کی تصدیق 2016 اور 2017 میں قومی ادارہ جاتی درجہ بندی فریم ورک میں بھی کی گئی ہے۔ اس ادارے کو عالمی پیمانے پر بھی کیو ایس بین الاقوامی درجہ بندی میں شامل کیے جانے والی 200 یونیورسٹیوں میں شمار کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے نظریے کے مطابق ایک کلیدی بات یہ ہے کہ اس ادارے کی کامیابی میں اس کی کوالٹی، اساتذہ کی تعداد بہت اہم چیز رہی ہے جو گذشتہ چند برسوں کے دوران لگاتار بڑھتی رہی ہے۔ صدر جمہوریہ نے بتایا کہ انہیں مطلع کیا گیا ہے کہ اس ادارے کے کیمپس میں چار ہزار طلبا میں سے ڈھائی ہزار طلبا ڈاکٹورل ڈگریوں کے لیے درج رجسٹر ہیں۔ اس کے 40 شعبوں اور مراکز میں سے 18 شعبے اور مراکز سائنس کے لیے وقف ہیں۔ 13 کا تعلق انجینئرنگ سے ہے اور بقیہ شعبے بین شعبہ جاتی تحقیق میں مصروف ہیں۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ بھارت نے اعلیٰ تعلیم کا شعبہ وسیع پیمانے پر توسیع کے عمل سے ہمکنار ہے۔ یونیورسٹیوں کی تعداد بڑھ کر 760 ہو گئی ہے اور کالجوں کی تعداد 38500 تک پہنچ گئی ہے۔ اس توسیع نے رسائی کے لیے بہتر مواقع فراہم کیے ہیں تاہم اس نے کچھ چنوتیاں بھی پیش کی ہیں، جن میں وسائل کی قلت اور باصلاحیت اساتذہ کی قلت دونوں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خیال کے مطابق ایک روشن دماغ استاد وہی ہوتا ہے جو نوجوان اذہان میں جستجو جگاتا ہے اور ان کی درونی جستجو اور اشتیاق کو جلا بخشتا ہے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہمارے ادارے ایسے ہونے چاہیں کہ انہیں عالمی درجے کے اداروں کی حیثیت حاصل ہو جائے اور اس کے لیے انہیں اپنے تعلیمی انتظامات میں بہترین طریقہ ہائے کار اپنانے ہوں گے۔ ان تمام اداروں کو جن شعبوں میں بھی وہ کام کر رہے ہیں، لگاتار پیمانے پر عمدگی کے حصول کی سمت میں کوشاں ہونا ہوگا۔ کام کرنے کے بہت سے شعبے موجود ہیں۔ کسی بھی ایک شعبے کے لیے ہمارے اداروں کو اپنی تعلیمی برادری کے لیے بہترین سہولتیں فراہم کرنی ہوں گی۔ جدید ترین سہولتوں سے آراستہ تجربہ گاہیں، کوالٹی کے حامل تجربات میں مددگار ہوں گی۔ کارآمد کتابوں پر مبنی کتب خانوں سمیت اچھے کلاس روم، طلبا کو ایک مالال تدریسی ماحول فراہم کریں گے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ اعلیٰ تعلیم کے ہمارے مراکز کو اپنے سماجی رابطے بھی وسیع کرنے ہوں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ طلبا میں ایک حسیت جگائی جائے، جو انہیں دقیق سماجی-اقتصادی مسائل کے حل تلاش کرنے کی ترغیب دے۔ انہوں نے کہا کہ یہ یاد کرنا ازحد ضروری ہے کہ 2030 تک بھارت میں نوجوانوں کی ایک بڑی آبادی ہو جائے گی۔ یہ ایک ایسا موقع ہوگا جس کے توسط سے عالمی منڈی تک رسائی حاصل کی جاسکے گی۔ تاہم آبادی کی شکل میں حاصل اس بالادستی کو اسی وقت مفید شکل میں آگے بڑھایا جاسکے گا جب یہ بارآور ہو، ورنہ یہی بالادستی آبادی کی شکل میں ایک ذمہ داری اور بوجھ بن جائے گی۔ وہ جب ہوگا جب ہم اپنے نوجوانوں کو ہنرمندی سے بے بہرہ رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی خواہش یہ ہے کہ بھارت میں ہونہار اذہان بنیادی تحقیق میں مصروف ہوجائیں۔ یہ ذمہ داری ادارے کی ہے کہ وہ باصلاحیت باکردار افراد و خواتین فارغ التحصیل کرکے نکالیں۔ صرف اہل پیشہ واران نہ پیدا کریں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئی آئی ایس کے طلبا، جنہیں آج ڈگریاں ملی ہیں وہ ملک کی تعمیر میں اپنا بہتر تعاون دیں گے۔

\*\*\*\*\*

(م ن - ن ر - 06.07.2017)

U - 3063